معاشرے کی غلط
رسمیں اور تہوار

25-October-2018



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے   بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم ... الخ، باب ثواب الصلاۃ ... الخ، ۲۱/۶، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام لوگوں کے دِلوں کی رعایت کرتا ہے، جس قوم کے لوگوں میں جو چیز رائج ہو اور ان کے دل اُسے اچھا محسوس کریں، وہ اس عمل کو کرتے ہوں، لیکن اُسے واجب نہیں سمجھتے اور نہ وہ کام شریعت سے ٹکراتا ہے تو ایسے کاموں کو کرنے کی شریعت ترغیب دلاتی ہے۔ جیسے دُولہا کے لیے سہرے یا گجرے کا ہونا کہ کئی قوموں میں یہ رائج ہے۔ البتہ دینِ اسلام دِلوں کی رعایت کے ساتھ ساتھ مال، عقل، مسلمان کی عزّت اور دِین کے اُصولوں کی حفاظت کا بھی درس دیتا ہے، لہٰذا ہر وہ

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رسم جو شریعت سے ٹکراتی ہو،اس کی مذمّت بیان کرتا ہے اور حقیقۃً اس میں نہ صرف ہماری بلکہ خاندانوں، برادریوں اور قوموں کی **بھلائی** ہے۔

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم **"معاشرے کی رسومات"** میں سے چند بُری رسموں کے بارے میں سُنیں گے۔ مصر کے اندر ایک غیر اسلامی اور انسانیت سوز رسم عرصۂ دراز سے جاری تھی،وہ رسم کیا تھی اور اس کا خاتمہ کیسے ہوا؟ماہِ صفر سے متعلق بھی بہت سی غلط باتیں اور رسمیں لوگوں میں عام ہیں،ان کے بارے میں علمائے دِین کے ارشادات بھی سنیں گے،شادی بیاہ کے موقع پر غیر شرعی رسومات کی نشاندہی کی جائے گی، حضور داتا گنج بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اور اُمِّ عطار رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہا کا مختصر تعارف بھی پیش کیا جائے گا۔اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رُکے دَرْیا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

اَمیرِ اہلسنت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے عرض کی:اے امیر!ہمارے دریائے نِیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا(یعنی سوال کیا):کیا؟کہا:ہم ایک کَنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور(Fine Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا:اسلام میں ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہِیات(بیہودہ) رَسموں کو مٹاتا ہے۔پس وہ رَسْم موقوف رکھی(یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی،یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے

جانے کا قَصد(یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمِنِین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے، اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا:(اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا ہے تو میں اللہ پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ رُقعہ دریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہو گئی۔(کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۱۵، ص۱۰، العظمہ لاامام اصبہانی، ص۳۱۸، رقم: ۹۴۰، ملخصاً)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے کیسی کیسی عجیب و غریب، دردناک اور غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر کے لوگ ہر سال ایک نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل نظریہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دریائے نیل خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جایئے! نگاہِ نُبوّت

سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربِیت یافتہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر! جن کی بدولت برسہابرس سے جاری اس جاہلانہ اور شرمناک رَسْم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غَلَط اِعتقاد پر مبنی بُری اور غیر شرعی رسم جاری تھی اِسی طرح موجودہ دَور میں بھی بہت سے غَلَط قسم کے اِعتقادات (عقیدے)، تَوَھُّمات (وہم)، ناجائز رُسومات اور غیر شرعی تہواروں (Non Sharee Festivals) کی تباہ کاریوں نے معاشرے کو شریعت و سُنّت سے دُور کرکے تباہی کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

آیئے! چند ناجائز رسومات و تہواروں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** میں ہے کہ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں، خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ (13) تاریخیں جنہیں **"تیرہ تیزی"** کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے، نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ (Accident) کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور

اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابُلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُسْتَحَب و باعثِ ثواب ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متأثر ہو گا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری، ۷/۱۱۰ مفهوماً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے سوال ہوا: کیا مُحرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۵)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ **"صفر کوئی چیز نہیں۔"** (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 (تاریخ) کو منحوس

جانتے ہیں یہ بھی لَغْو(یعنی بے کار)بات ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۶۵۹)

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت(وقت) منحوس نہیں ہاں!بعض دن بابرکت ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۴۸۴) تفسیر رُوح البیان میں ہے:صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ کریم کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقْت میں بندۂ مومن اللہ کریم کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ کریم کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔(تفسیر روح البیان،۳/۴۲۸)

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کی ناجائز رسومات اور تہواروں میں سے ایک "بَسَنْت میلا" بھی ہے۔ یہ تہوار اگرچہ غیر مسلموں کا ایجاد کردہ ہے مگر عِلْمِ دین سے دوری کے باعث مسلمانوں میں بھی اب اس تہوار کو منانے کا رواج زور پکڑ تا جارہا ہے۔ یادرکھئے!بَسَنْت میلا کثیر بُرائیوں اور بے حیائی کا مجموعہ، وقت کا ضیاع، پیسہ برباد کرنے کا ذریعہ اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے، کتنے مسلمانوں کو تکلیف میں ڈالنے کا سبب ہے۔ جیسا کہ

بَسَنْت میلے اور پتنگ بازی کی آفات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ

بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ:☆بَسَنْت میلا ایک گستاخِ رسول کی یاد گار ہے،☆بَسَنْت میلے میں پتنگ بازی کے مقابلے ہوتے اور فحش گانے چلائے جاتے ہیں،☆بَسَنْت میلا بے حیائی کا مجموعہ ہے،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال بے شمار افراد اور بچے چھتوں سے گرنے،پتنگ کی ڈور پھنسنے،بجلی کی تاروں کے گِرنے یا مقابلہ بازی کے دوران آپس میں لڑ جھگڑ کر موت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں،☆بَسَنْت میلے کے سبب ہر سال کئی لوگ زندگی بھر کے لئے معذور ہو جاتے ہیں،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کروڑوں روپیہ برباد کر دیا جاتا ہے،☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کئی لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں،الغرض بَسَنْت میلا بے شمار خرابیوں کا مجموعہ ہے۔اللہ کریم تمام مسلمانوں کو بَسَنْت میلا جیسے فضول اور بیہودہ تہواروں سے دور رہنے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ قسط۹:یقینِ کامل کی برکتیں،ص۲۶-۲۵ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں **منگنی** اور **شادی** کے موقع پر مختلف رسمیں ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔پھر ہر علاقے،ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسمیں ہوتی ہیں۔چونکہ یہ رسمیں محض عُرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت (خرابی) نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔جیسا کہ

صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

☆وہ رسمیں جن کی ادائیگی کے سبب شریعت کی خلاف ورزی نہ کرنی پڑے تو ایسی رسموں کی

پابندی کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، ☆لڑکی جوان ہو جائے تو اس کی جلد از جلد شادی کرنا ضروری ہے تاکہ فتنوں کا دروازہ بند ہو سکے، ☆افسوس! معاشرے کو رسم و رواج نے اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ بعض خاندانوں میں شادی بیاہ کے موقع پر ناجائز رسمیں ادا کرنا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے، مگر ان رسموں کی ادائیگی کے لئے ان کے پاس پیسہ نہیں ہوتا، لہٰذا اسی سبب سے وہ اولاد کی شادیوں میں بہت زیادہ تاخیر کر دیتے ہیں، ☆ بعض لوگوں پر شادی کی رسموں کو ادا کرنے کا جنون اس قدر سوار ہوتا ہے کہ وہ ان رسموں کی ادائیگی کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُود کی لعنت کو گلے لگا لیتے ہیں۔

(بہار شریعت، ۳/ ۱۰۴ ملخّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فتاویٰ رضویہ جلد 4، صفحہ 525 پر رسم و رواج کے اصول بیان کیے گئے ہیں، آیئے! ان اُصولوں کی روشنی میں چند مدنی پھول سنتے ہیں؛

1) فرائض و واجبات پر عمل کا معاملہ ہو یا کسی رسم کو کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز و حرام کام کرنے کا سلسلہ ہو ہر گز کسی مخلوق، برادری، قوم، بڑے یا رشتہ داری کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا یعنی کوئی منع کرے تب بھی فرائض و واجبات اور سنّتِ مؤکدّہ پر عمل کیا جائے گا اور کوئی کتنا ہی کہے مگر مکروہِ تحریمی و ناجائز یا حرام کام نہیں کیا جائے گا (یہ بھی یاد رہے کہ اس طرح کے معاملے میں حد سے بڑھنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ناجائز غصّہ کر کے خود گناہ گار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں، مقولہ ہے: نجاست کو نجاست سے نہیں بلکہ پانی سے پاک کیا جاتا ہے)۔

2) اگر کوئی ایسی رسم ہے کہ جو شریعت کے خلاف نہ ہو، لوگ اس کو اہتمام سے کرتے ہیں۔ تو

اس کو کرنے میں لوگوں کے دلوں کی رعایت کرے اگرچہ اس کے کرنے میں کوئی مستحب چھوٹ جائے کہ اس طرح کی رسمیں چھوڑنے سے دل تنگ ہوتے ہیں، نفرتیں پھیلتی ہیں، فتنہ ہوتا ہے اور اس جائز رسم کو نہ کرکے لوگوں سے ہٹ کر چلنا شریعت کو پسند نہیں لہٰذا مسلمانوں کے دلوں کی خوشی کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسے جائز رسم و رواج کو پورا کیا جائے۔

یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟

☆**بعض نادان لوگ مَعَاذَ اللہ** ناچ گانوں کے اس قدر شیدائی ہوتے ہیں کہ منگنی والے دن ہی یہ شرط رکھ لیتے ہیں کہ کچھ بھی ہو جائے، شادی میں ناچ گانا ضرور ہوگا، اگر نہیں ہوا تو یاد رکھو! ہم ایسی شادی میں ہرگز نہیں آئیں گے۔☆سُود کا لین دَین کرنا ناجائز و حرام ہے مگر افسوس! بعض لوگ شادی بیاہ کی ناجائز رسومات پوری کرنے اور لوگوں کو دِکھانے کے لئے سُودی قرضے لے لیتے ہیں،☆ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے آئے روز کا معمول بن جاتے ہیں،☆مکان تھا تو وہ بھی اونے پونے دام بیچنا پڑ جاتا ہے،☆دو خاندانوں کے درمیان نفرتوں کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں،☆اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ شادی بیاہ ایک خوشی کا موقع ہوتا ہے،☆مگر بعض لوگ خوشی کو آڑ بنا کر شادی بیاہ میں مَعَاذَ اللہ کئی ناجائز و حرام کام کرتے اور غیر شرعی رسومات کرکے اللہ پاک کے غضب کو اُبھارنے والے کام کرتے ہیں،☆ یاد رکھئے! خوشی کے موقع پر اللہ پاک کی نافرمانی کرنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔(بہارِ شریعت، ۲/۱۰۶ ملخصًا)

گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور

محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب (بُرا) جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ۳/ ۱۰۵ ملخّصاً)

مہندی کی رسم

مہندی کی رسم اگر اس بات کا نام ہے کہ دُلہن کو خاندان کی عورتیں مل کر مہندی لگائیں تو یہ جائز ہے۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر اگر یہ رسم ادا کی جائے اور اس کے علاوہ بھی کوئی خرابی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ نیک نیّت کے ساتھ ہو تو کارِ ثواب ہے۔ لیکن ہمارے ہاں عام طور پر جائز رسمِ مہندی کی صورت کم ہی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں جسے مہندی کہتے ہیں، وہ اس رسم کا نام ہے کہ جس میں نوجوان لڑکیاں غیر شرعی لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی **"پرائیویٹ"** محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ (تربیتِ اولاد، ص۳۶، ۳۷)

میوزیکل فنکشن

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ میوزیکل فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازو آلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر(Speaker) پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں "داد" بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق خراب کرنے والی باتوں کا اجتماع ہوتا ہے، ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ! ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور "حیا" دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ (تربیت اولاد، ص ۳۷)

امیرِ اہلسنّت کی مدنی سوچ کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہ ذہن دِیا جاتا ہے کہ نکاح کی **عظیم سُنّت** کی ادائیگی کے موقع پر غیر شرعی کاموں سے بچتے ہوئے نکاح سے پہلے **اِجتماعِ ذِکر و نعت** کا اِہتمام کیا جائے، **اللہ پاک اور اُس کے رسول** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر ہو، دونوں خاندانوں میں خیر و برکت کے لیے دُعائیں کی جائیں، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اگر اِس طرح رسمِ نکاح ہوگی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ کئی گناہوں سے بچت بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

منگنی کی رسم

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہُودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔ (تربیت اولاد، ص ۳۷) مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا ناجائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ (تربیت اولاد، ص ۳۷) بینڈ باجے والے بلوائے

جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز وآلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔(تربیت اولاد، ص ۳۸)

اگر یہ ہو کہ خاندان والے آپس میں ملیں، پردے کی رعایت ہو اور کوئی خلافِ شرع بات نہ ہو تو منگنی میں حرج نہیں۔

دودھ پلائی کی رسم

بعض اوقات رُخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے، جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع (Crowd) میں بُلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے جھرمٹ میں دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ہَلَّہ گُلَّہ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتا ہے، ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔(تربیتِ اولاد، ص ۳۸)

شادیوں میں آتش بازی

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں، کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ (ان کاموں میں) ایسے منہمک (مشغول) ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات (شرعاً ممنوع کام) نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام

تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (پاک) ورسولِ (کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ (بہارِ شریعت، ۲/۱۰۶ ملتقطاً)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غلَط رَسْم ورواج سنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج
خوب کر ذِکرِ خدا و مُصطَفٰے دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور دیگر خوشی غمی کی تقریبات کے مواقع پر شریعت کی پیروی کا ذہن پانے اور دین و دنیا کی کامیابی و بھلائی پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے **12مَدَنی کاموں** میں حصہ لے کر اپنے علاقے میں سُنّتوں کی دھومیں مچائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعَہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث:۱۴۴۶۶)

آیئے! بطورِ تَرْغیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے مدنی درس(درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُنّنے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُنّنے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبَہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یارب! اُن کے جَلووں میں یُوں مَوت آئے — جُھوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں پھیلی ہوئی ناجائز رسومات و تہواروں میں سے ایک **”ویلنٹائن ڈے“** بھی ہے۔بسنت کی طرح یہ بھی غیر مسلموں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے جو کثیر بُرائیوں کا مجموعہ ہے۔افسوس!صد کروڑ افسوس!بَسَنْت کی طرح **”ویلنٹائن ڈے“** کے موقع پر بھی بعض نادان لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَیْن سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے، جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے ،گفٹ شاپس(Gift shops)اور پھولوں کی دُکان پر رَش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمُندر ہوتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے کُھلم کُھلا گناہوں کا اِرْتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی

سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں، اِن شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ (Doubt) نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کی حُرمت و مذمت ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور اُمّتِ مسلمہ کی **خیر خواہی** کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچائیں، اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 104 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ آن لائن**" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ **شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 30 کورسز کروائے جارہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنیے: **تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے

قرآنِ کریم کی تفسیر **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔ دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے، جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اِجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس:** اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔ **فقہ و عقائد کورس:** اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔ **فیضانِ نماز کورس** اور **طہارت کورس:** ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی **مدت** 63 دن ہے۔ **فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس:** زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے۔ نیو مسلم کورس:** اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اس کی مدت **72 دن** ہے۔ **سنّتِ نکاح کورس:** شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، میاں بیوی کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اس کی مدت 30 دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:

(1) فیضانِ فرض علوم کورس، (2) تجہیز و تکفین کورس، (3) فیضانِ رمضان کورس، (4) فیضانِ زکوٰۃ کورس، (5) فیضانِ تصوف کورس، (6) عربی گرائمر کورس، (7) فیضانِ شمائلِ مُصْطَفٰے کورس اور (8) احکامِ قربانی کورس وغیرہ۔ یاد رہے! ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے ۔ علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع

ہے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈیپارٹمنٹ(Department)کے آپشن(Option)میں جاکر **جامعۃالمدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

0333-5252625***0321-2799484**

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معاشرے کی **غلط رَسموں اور تہوار** اور ان کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ عموماً بعض نادان خوشی و غمی کے موقع پر غیر شرعی رسومات کرنے اور غیر مسلموں کے تہوار منانے کے حد سے زیادہ شیدائی ہوتے ہیں۔دنیا اِدھر سے اُدھر ہوجائے، آندھیاں، طوفان، سیلاب یازلزلے آجائیں، قانون حرکت میں آجائے مگر پھر بھی وہ ان ناجائزرسومات کوادا کرنے اور غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے کے بُرے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، بالفرض کوئی ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے اورانہیں ان خرافات کے دینی و دنیاوی نقصانات بتلائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہماری خاندانی رسمیں ہیں اور ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلتی آرہی ہیں، لہٰذا ہم ان رسموں کو ہر گز نہیں چھوڑیں گے۔الامان والحفیظ۔**یادرکھئے!** ناجائزرسموں کے لئے خاندان(Family)وغیرہ کے عمل کو دلیل بنالینا ہر گز عقلمندی نہیں بلکہ شریعت کی کُھلم کُھلا خلاف ورزی ہے، جیسا کہ

غمی خوشی کی ناجائزرسموں میں مبتلالوگوں کو نصیحت:

تفسیر صراط الجنان میں ہے:ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے جو غمی خوشی کے موقع پر شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو غمی خوشی کے موقع پر ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟!اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کچھ رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔(صراط الجنان، ۷/۱۰۴)

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

(یاد رکھئے!)شریعت کے مقابلے میں گمراہ باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ کریم کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔(مسلم،کتاب الامارۃ،باب وجوب طاعۃ الامراء۔۔۔الخ،ص ۷۸۹،حدیث ۴۷۶۵)

ہمارے ہاں شادی، موت(خوشی غمی)اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں یہ بھی سراسر غلط و باطل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بُروں کی پیروی بُری ہے اور اچھوں کی پیروی اچھی جیسے ہم صحابہ(عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ، تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیاء و صالحین(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) کی پیروی کرتے ہیں تو یہ بہت اچھی ہے کہ اس کا حکم خود قرآن نے دیا ہے چنانچہ فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ ۱۱،التوبہ:۱۱۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

ہر نماز میں بزرگوں کی پیروی کی دعا مانگنے کا فرمایا، چنانچہ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ تَرجَمۂ کنزالایمان: راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا۔

(پ ۱، الفاتحہ:۷)

اللہ کریم ہمیں اچھوں کی پیروی کرنے اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔(صراط الجنان،۱/۲۷ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صفر المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفر المظفر ۱۳۹۸ھ اُمِّ عطار یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم ہے۔ تو آیئے! اسی مناسبت سے اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا ذِکرِ خیر

امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جُمعہ (جمعرات اور جمعہ کی

درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کلِمۂ طَیِّبَہ اور اِسْتِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہوگیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قَبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاًرات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۱۴ ملتقطاً)

عرسِ پاک آگیا اُمِّ عطار کا مولا روضہ دِکھا اُمِّ عطار کا

ان سے عطار کی ہم کو نعمت ملی حق ہو کیسے ادا اُمِّ عطار کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 20صفر المظفر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی عرسِ پاک ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے داتا گنج بخش کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

ولادت و سِلسلۂ نسب

حُضور سید داتا گَنْج بَخْش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400سنہ ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان مَحلہ ہَجْوِیر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/ ۹۱ ملخصاً) آپ کا نام **"علی"** والِد کا نام **"عُثمان"** ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص ۲۲۲ملتقطاً) آپ کی کُنْیَت **"اَبُوالْحَسَن"** ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/ ۹۱) مَشْہور و مَعرُوف لَقَب **"گنج بخش"** اور **"داتا صاحب"** ہے۔

آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُر ملال 20صفر المظفر ۴۶۵ھ کو مرکزُالاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مُطالَعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب عاشقانِ رسول ماہِ صفر میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک کے موقع پر اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پاتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے، داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی محبت تھی اور توکل و قناعت میں آپ کس قدر

بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، اس تعلق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گے، خلافِ شرع کاموں کو طریقت کا نام دینے والوں کے بارے میں علمائے کرام نے جو ارشادات بیان فرمائے ہیں انہیں بھی بیان کیا جائے گا۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیقے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غفلت"** سے عقیقے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے، اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔" (ترمِذی ج ۳ ص ۱۷۷ حدیث ۱۵۲۷) ☆ گِروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نَفع (فائدہ) حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحَدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۴) ☆ بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۵) ☆ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۷) ☆ قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہو سکتی ہے۔ ☆ عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف

سنّتِ مستحبّہ ہے،(اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہر گز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔(اسلامی زندگی، ص ۲۷)☆بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں! جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔(فتاوٰی رضویہ، ۲۰/۵۹۶)☆عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اور یہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اکّیسویں دن۔(فتاوٰی رضویہ، ۲۰/ ۵۸۶)☆عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقرا اور عزیز و قریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلا یا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۵۷)☆اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنّت ادا ہو جائے گی۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"**اور**"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

نبیِّ پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵